السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عرض ہے کہ ہمارے گاؤں ''سوکن ونڈ'' کے گورنمنٹ رضائے مصطفی ہائی سکول کے ایک اُستاد نے چھٹی جماعت کے ٹیسٹ پیپرز گائیڈ یعنی امدادی کتب (جو سکول میں لانا منع ہیں۔ جن میں دینیات وعربی میں قرآنی آیات موجود ہیں) بچوں سے اکٹھی کرکے (جن کی تعداد تقریباً ۵۰ ہے) مٹی کا تیل ڈال کر جلا دیں۔ اس کے متعلق شرعی احکام کیا ہیں؟ کیا استاد کو قرآن وسنت کی روشنی میں شرعی سزا دی جا سکتی ہے یا نہیں؟ مسئلہ کی وضاحت فرما دیں۔

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآنی آیات والے بوسیدہ اوراق کو ضائع کرنا جائز ہے۔ پانی میں بہا دیے جائیں یا پاکیزہ زمین میں دفن کر دیے جائیں۔ اوراق کو جلانے کا عمل بھی درست ہے۔ ''صحیح بخاری'' میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

(وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ القُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ، أَنْ يُحْرَقَ۔) (صحيح البخاري، بَابُ جَمْعِ القُرْآنِ، رقم: ۴۹۸۷)

''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ کے صحف سے منقول قرآن کے علاوہ ہر صحیفے یا مصحف میں جو قرآن ہے اُسے جلانے کا حکم صادر فرمایا۔''

شارح بخاری امام ابو الحسن ابن بطال فرماتے ہیں:

(فِي هٰذَا الحَدِيثِ جَوَازُ تَحْرِيقِ الكُتُبِ الَّتِي فِيهَا اسْمُ اللّٰهِ بِالنَّارِ وَأَنَّ ذٰلِكَ إِكْرَامٌ لَهَا وَصَوْنٌ عَنْ وَطْئِهَا بِالأَقْدَامِ وَقَدْ أَخْرَجَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مِنْ طَرِيقِ طَاوُسٍ أَنَّهُ كَانَ يُحَرِّقُ الرَّسَائِلَ الَّتِي فِيهَا الْبَسْمَلَةُ إِذَا اجْتَمَعَتْ وَكَذَا فَعَلَ عُرْوَةُ۔) (فتح الباری: ۹/۲۱)

''اس حدیث میں یہ مسئلہ ہے کہ ان کتابوں کو جلانا جائز ہے، جن میں اللہ عزوجل کا اسم گرامی ہو۔ اس میں ان کی عزت واکرام ہے، بجائے اس کے کہ قدموں کے نیچے روندے جائیں اور ان کی بے ادبی ہو۔ طاؤس کے پاس جب اللہ کے نام والے کتب ورسائل جمع ہو جاتے تو انھیں جلا ڈالتے۔ عروہ کا فعل بھی اسی طرح مروی ہے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

**جلد: 3، تلاوتِ قرآن: صفحہ: 540**

محدث فتویٰ